DR. SAMUEL M. ZWEMER

سیموئیل زویمر

مصنّف: ڈاکٹر ولیم مکالوی ملّر

ایک عظیم شہرہ آفاق مفکّر، محقّق، مصنّف، مقرّر، ماہرِ علم الٰہیات
مایۂ ناز، قابلِ رشک، جانباز، سرگرم مسیحی مبشّر کی داستانِ حیات

مسیحی مبشّرین و پاسبانوں کیلئے

مترجم

مسٹر عارف خان، ایم اے

Scanned with CamScanner

تعارف

یہ رسالہ جناب ڈاکٹر ولیم مکالوی ملّر کے ایک انگریزی رسالہ بعنوان (A MAN SENT FROM GOD WHOSE NAME WAS SAMUEL) کا اُردو ترجمہ ہے۔ ۱۹۴۴ء میں یہ رسالہ سنڈے سکول ٹائمز فاؤنڈیشن، فلاڈلفیا (امریکہ) کے زیرِ اہتمام شائع ہوا۔ راقم الحروف کے دل میں طویل عرصہ سے یہ تمنا تھی کہ اس عظیم مسیحی مشنری اور مایۂ ناز مصنف ڈاکٹر سیموئیل زویمر (مرحوم) کے بے نظیر حالاتِ زندگی اختصار کے ساتھ اُردو ادب میں پیش کروں۔ کیونکہ ڈاکٹر ولیم مکالوی ملّر کے اس انگریزی رسالہ نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ ڈاکٹر ولیم مکالوی ملّر نے ایران میں چالیس برس سے زائد عرصہ تک بحیثیت ایک کامیاب ترین مشنری خدمت انجام دی۔ اور وہ ایک طویل عرصہ تک ڈاکٹر سیموئیل زویمر (مرحوم) کے شاگرد بھی رہ چکے ہیں۔ راقم الحروف ڈاکٹر مکالوی ملّر کی زندگی اور رفاقت سے بھی بہت متاثر ہُوا ہے۔

چونکہ اُردو دان حضرات ڈاکٹر زویمر کے حالاتِ زندگی سے زیادہ واقفیت نہیں رکھتے، اس لئے مَیں نے مناسب سمجھا کہ اس قابلِ قدر اور مایۂ ناز شخصیت کے حالاتِ زندگی کو اُردو ادب میں پیش کروں۔ ترجمہ میں عام فہم الفاظ کا استعمال بلحوظِ خاطر رکھا گیا ہے۔ لہٰذا یہ کہنا بجا ہو گا کہ یہ ترجمہ دراصل مصنف کی تحریر کی توضیح ہے۔ ترجمہ کرتے وقت انگریزی رسالہ کے بعض فقرات اور پیراگراف خاص وجوہات کی بنا پر حذف کر دیئے گئے ہیں۔

مخلص

عارف خان، ایم۔اے

رٹگرز یونیورسٹی آف نیوجرسی امریکہ

جنوری ۱۹۷۳ء

Scanned with CamScanner

... اور اُس کا نام سیموئیل تھا!

۱۸۸۶ء کا واقعہ ہے ایک خداترس ماں جو قریب المرگ تھی اس نے اپنے نوزائیدہ بچے سیموئیل کو گہوارہ میں رکھتے ہوئے یہ دُعا مانگی کہ وہ بچہ جوان ہو کر مشنری بنے۔ آخر اس خداترس ماں کی وہ دُعا خداوند کے حضور پہنچی اور اسس کا جواب کثرت سے ملا کیونکہ فی الحقیقت سیموئیل ایم زویمر ZWEMER گذشتہ صدی کے مسلمانوں کے درمیان بہترین مشنری ثابت ہُوا۔ تواریخ کلیسیا کے مورّخ ڈاکٹر کینتھ ایس لاٹورٹ نے خوب کہا ہے کہ "گذشتہ تمام صدیوں کے دَوران مسلمانوں کے درمیان مشنریوں میں سے کوئی بھی ڈاکٹر زویمر سے زیادہ "اسلام کی جانب رسول" کے لقب کا مستحق نہیں۔

۱۹۶۷ء میں لاتعداد مسیحی جو مسلمانوں کے مابین بشارتی خدمت میں دلچسپی رکھتے تھے انہوں نے ڈاکٹر زویمر کی برسی منائی۔

ڈاکٹر زویمر ۱۲ اپریل ۱۸۶۷ء کو میشی گن (امریکہ) میں پیدا ہُوا۔ وہ اپنے گھر کے ۱۵ بہن بھائیوں میں سے ۱۳واں تھا۔ اس کے والدین ہالینڈ سے ۱۸۶۹ء میں ہجرت کر کے آئے تھے وہ سچی مسیحی زندگی بسر کرتے تھے اُن کا تعلق امریکہ کے ریفارمڈ چرچ سے تھا۔ اُن کے تین بیٹے امریکہ میں پاسبان بنے۔ ایک بیٹی نے بحیثیت مشنری چالیس برس چین کی سرزمین پر گذارے۔ دوسری جانب ڈاکٹر زویمر نے اپنی ساری زندگی اور اپنی تمام صلاحیتیں مسلمانوں کے درمیان انجیل کی خوشخبری پھیلانے میں صرف کر دیں۔ ۱۸۸۶ء میں مسٹر رابرٹ ویلڈر (پرنسٹن نیوجرسی) نے طلباء کی نئی رضاکارانہ تحریک کی طرف سے میشی گن کے ہوپ کالج کا دورہ کیا۔ جب مسٹر رابرٹ ویلڈر نے طلبہ سے سمندر پار مشنری کام کے لئے رضاکارانہ خدمت کی اپیل کی تو ڈاکٹر سیموئیل زویمر اُن رضاکار طلبہ میں سے ایک تھا۔ اس دن سے ڈاکٹر سیموئیل مشنری تحریک کا سرگرم حامی اور جلد ہی ایک بے لوث قائد بن گیا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اگر ایک مشنری رضاکار اپنی خدمت کے آغاز سے پیشتر مزید ایک اور شخص کو مشنری کام کے لئے آمادہ کر لے تو وہ اس طرح اپنی خدمت کو دوگنا بڑھا لیتا ہے۔ ڈاکٹر سیموئیل زویمر نے بلاشبہ عرب (سعودی عرب) کی جانب پیشقدمی سے پیشتر اپنی زندگی کو متعدد بار دوگنا کیا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ صرف خداوند ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کے بعد کتنے ہزارہا مرد اور عورتوں نے اس کے لبوں سے غیر ملکی مشنری خدمت کیلئے خدا کی بلاہٹ کو سُنا۔

Scanned with CamScanner

جب ڈاکٹر زویمر امریکہ کی نیو برنزوک تھیولاجیکل سیمنری (نیو جرسی) میں زیرِ تعلیم تھا۔ اس نے نہ صرف اپنے بے شمار ہم جماعتوں کو مشنری کام کیلئے آمادہ کیا بلکہ اپنے طلبہ اور معلمین کو بھارت میں اپنے مشنریوں کی مدد کیلئے چندہ جمع کرنے پر بھی ابھارا۔ علاوہ ازیں اس نے بہت سی دیگر سیمنریوں اور کالجوں کا دورہ کیا تاکہ مشنری جوش کی آگ پر تیل کا کام دے اور اُن شعلوں کو مزید ہوا دے جو دوسرے لوگوں نے تخلیق کیے ہیں۔

جب کہ وہ ابھی سیمنری میں طالب علم ہی تھا، خدا کی بلاہٹ ڈاکٹر زویمر اور اس کے دوست مسٹر جیمز کینٹن تک پہنچی تاکہ وہ ایک خصوصی مشن کی بنیاد ڈالیں۔ وہ دونوں ایک ایسی دشوار گذار کٹھن شاہراہ پر قدم رکھنے والے تھے۔ جہاں ابھی تک کسی کی رسائی نہ ہوئی تھی۔ انہوں نے تہیہ اور تصفیہ کر رکھا تھا کہ ان کا حلقۂ کار ایک ایسا خطہ ہے۔ جس کے لئے خداوند نے انہیں بلایا ہے۔ ایسا خطہ جو اسلام کا نقطۂ آغاز تھا۔ ذرا اندازہ کیجئے کہ ان نوجوانوں کی ناقابلِ فراموش شجاعت کس قدر تعجب خیز ہے۔ یہ سرزمینِ عرب وہی ہے جہاں آنحضرت صلعم پیغمبر اسلام نے دعویٰ نبوت کا اعلان کیا اور ایک قابلِ تحسین مذہبی و سیاسی نظام کی بنیاد ڈالی جسے اسلام کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ سرزمینِ عرب کا وہ علاقہ ہے جہاں سے اسلامی افواج نے ساتویں صدی عیسوی میں جنوبی افریقہ اور مشرق بعید کو فتح کرنے کیلئے پیش قدمی شروع کی تاکہ وہ تمام علاقے جہاں مسیحیت نے جنم لیا تھا انہیں اسلامی اقتدار و مملکت میں شامل کر لیا جائے۔ یہ وہی عرب کا علاقہ ہے۔ جہاں ہر برس ہزار ہا متقی و پارسا مسلمان زائرین دنیا کے تمام حصوں سے اپنے مقدس شہر مکہ معظمہ کو جاتے ہیں تاکہ وہاں فریضۂ حج اور زیارت کریں۔ یہ اسلام کا مذہبی مرکز ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر زویمر اور مسٹر کینٹن نے مسیح یسوع کی انجیلِ مقدس کو ہمراہ لے کر عرب کا رُخ کیا۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ اگر عبرانیوں کے خط کا مصنف رپوہ مع رسول، بیسویں صدی میں زندہ ہوتا تو یقیناً وہ سیموئیل زویمر اور جیمز کینٹن کے نام بھی ایمان کے سپوتوں کی فہرست میں شامل کر لیتا۔

سرزمینِ عرب اور دیگر علاقوں کو دریافت کرنے کے بعد ان دو بہادروں نے ۱۸۹۱ء میں بصرے کے شہر میں قیام کیا جو کہ خلیج فارس کے مرکز کے قریب واقع ہے۔ کئی برسوں کے بعد ایک اعلیٰ مددگار آسٹریلیا کے ملک سے ڈاکٹر زویمر کے پاس پہنچا اور اس طرح کئی دوسرے دوستوں نے بھی عرب کے مشنری کام کیلئے مدد کے طور پر وہاں کا رُخ کیا۔ متعدد مصائب و تکالیف کے باوجود مشنری کام موجودہ دن تک جاری ہے۔ اس دوران بہت کم متلاشیوں کے باوجود مشنری کام کے تسلسل میں فرق نہیں آیا۔ یہ خدمت جاری ہے تاکہ عرب کے باشندوں کی نجات کے واسطے محنت و مشقت اور دعا کے ساتھ بڑی اُمید باندھی جا سکے۔

شاید ڈاکٹر زویمر کے مقدر میں نہ تھا کہ وہ تادمِ زیست عرب میں مشنری کام کے بانی کی حیثیت سے خدمت انجام دے۔ اُس کا جوش و ولولہ، علم و قابلیت متعلقہ اسلام اور بحیثیت مقرر اس کی تمام تر صلاحیتیں دوسرے ممالک میں

Scanned with CamScanner

بھی درکار تھیں ۔ چنانچہ ڈاکٹر زویمر واپس امریکہ آ گیا ۔ امریکہ میں وہ مختلف کلیسیاؤں اور مشنری جلسوں سے خطاب کرتا رہا۔ مردوں اور عورتوں کو سمندر پار مشنری کام کیلئے خدمت اور اقتصادی امداد کے لئے عوام کو جوش دلاتا رہا۔ ۱۹۱۲ء میں اُسے ایک اہم دعوت نامہ ملا کہ وہ قاہرہ (مصر) منتقل ہو جائے یہ مقام اسلامی فہم و فراست اور حکمت کا مداوہ سمجھا جاتا ہے ۔ اُسے کہا گیا کہ وہ قاہرہ کو اپنا صدر دفتر بنالے ۔ بہر حال ڈاکٹر زویمر تبدیل ہو کر مصر چلا گیا ۔ اُس نے وہاں رہ کر بہت سے مضامین اور کتابیں تصنیف کیں ۔ نیز ایک رسالہ " دنیائے اسلام " کے عنوان سے شائع بھی کیا ۔ جس کا وہ خود ۳۵ برس تک ایڈیٹر رہا ۔ قاہرہ سے وہ اپنے بے پناہ غیر متزلزل جذبہ جوشِ بشارت کے ساتھ اسلامی دُنیا کے ہر ایک حصے تک پہنچا تاکہ مسیحی کارکنوں کی کانفرنسیں منظم کرے اور مسلمان دوستوں کے درمیان بشارتی خدمت سے متعلق سوچ وبچار کر کے مختلف تجاویز عمل میں لائے ۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ مسیحیوں کے جذبہ بشارت کو بھی بیدار کرتا رہا تاکہ وہ ایمان کی طاقت و قوت سے ایک ایسے کام کا بیڑا اُٹھائیں جو انسانی نقطۂ نظر سے ناممکن نظر آتا ہے ۔ ڈاکٹر زویمر دوسروں کو جس امر کی تعلیم دیتا رہا وہ پہلے خود اس پر عمل پیرا ہوا ۔ جب کبھی اُسے ریل گاڑیوں اور جہازوں پر سفر کا موقع میسر آتا یا جب وہ اسلامی شہروں ، بازاروں اور مساجد کے پاس سے گزرتا وہ ہمیشہ لوگوں سے مسیح یسُوع کے بارے میں دوستانہ گفتگو کرنے کی کوشش کرتا ۔ اُس کی جیبیں ہمیشہ مسیحی کتابوں اور رسالہ جات سے بھری ہوتی تھیں جو وہ ایسے لوگوں کو دیتا جن سے اُس کی گفتگو پہلے بھی ہو چکی ہوتی ۔

اکثر اوقات یہ سوال پوچھا جاتا ہے کہ مسلمانوں کو مسیحیت کی طرف راغب کرنا آخر اتنا دشوار کیوں ہے ؟ ڈاکٹر زویمر نے اپنی بہت سی تصانیف (جو کہ تعداد میں پچاس کے قریب ہیں) میں اسلامی نظریات و رسُومات کی جامع اور مکمل تشریح کے علاوہ مندرجہ بالا سوال کا معقول اور مناسب جواب دیا ہے ۔ ڈاکٹر زویمر نے ہمیں متنبہ کیا ہے کہ مسیحیت کے بعد دُنیا کے تمام مذاہب میں سے اسلام ہی ایک بڑا مذہب ہے ۔ جو مسیحیت کی تنسیخ کرتا ہے ۔ یاد رہے کہ اسلام خدا کی ہستی کے متعلق کچھ اہم حقائق کی تعلیم دیتا ہے اور زور دیتا ہے کہ خدا واحد ہے اور وہ زندہ ہے ۔ وہ قادرِ مطلق اور سب سے زیادہ طاقت والا اور علیم ہے ۔ نیز وہ کائناتِ عالم کا خالق ہے ۔ اس کی مرضی و منشا کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا ۔ دوسری جانب دیکھئے کہ اسلامی علمِ الٰہیات میں خدا کی محبّت کو ذاتِ الٰہی میں مناسب درجہ و مقام نہیں دیا گیا ۔ مزید برآں مسیحی نظریۂ تثلیث کو کفر اور شرک سمجھ کر ٹھکرا دیا گیا ہے اور " خدا باپ " اور مسیح مصلوب ابن اللہ " کا عقیدہ رکھنے والوں سے بیزاری کا اظہار کیا گیا ہے ۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق خدا انسان سے فقط انہی اعمال کے سرزد ہونے کی توقع رکھتا ہے جن پر تعمیل کی قابلیت انسان میں ہے ۔ اگر انسان کو احکامِ الٰہی کا شعور ہے تو انسان کو ایسے اعمالِ حسنہ کے بجا لانے کے لئے حوصلہ افزائی کی جاتی ہے ۔ چنانچہ خدا نے اپنے فضل کی خوبی سے بنی نوع انسان کی قیادت ، رہنمائی اور اتباع کے لئے مختلف انبیاء

اور پیغمبر بھیجے۔ ان انبیاء کی صف میں ابراہام، موسیٰ، یسوع مسیح اور آنحضرت صلعم سب سے آگے ہیں۔ اہلِ اسلام کا عقیدہ ہے کہ تمام نبی معصوم اور بے گناہ ہیں (یاد رہے کہ چند علماء کی رائے میں انبیاء کی تعداد کُل ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے) مزید برآں ان اہم انبیاء کو خدا کی جانب سے زمین پر حیاتِ انسانی کے نظم ونسق کے لئے شریعت کی کتابیں دی گئی تھیں۔ اس طریقے سے ایک نبی کے آنے سے سابقہ نبی کی شریعت منسوخ ہو جاتی ہے چنانچہ عیسیٰ المسیح نے بحیثیت نبی اللہ حضرت موسیٰ کی جگہ لے لی اور عیسیٰ المسیح کی شریعت نے موسوی شریعت کی جگہ لے لی۔ پس تقریباً چھ سو برس کے بعد جب خدا نے آنحضرت صلعم کو عیسیٰ المسیح کی جگہ بھیجا تو اس طرح جو شریعت آنحضرت صلعم کو قرآن مجید (جسے خدا کا خصوصی کلام مانا جاتا ہے) میں سونپی گئی اُس سے عیسیٰ المسیح کی شریعت (بائبل مُقدس) کی تنسیخ ہو جاتی ہے اور یوں قرآن مجید انسان کے لئے رضائے الٰہی کا کامل ترین مظہر مقرر ہوا ہے۔

قرآن مجید میں عیسیٰ المسیح کو تمام دیگر انبیاء سے بڑھ کر "کلمتہ اللہ" اور "روح اللہ" کے القاب سے عزت و تعظیم دی گئی ہے۔ نیز اس کی کنواری مریم سے پیدائش کی گواہی دی گئی ہے۔ لیکن اس کی الٰہی فرزندیت اور الٰہی ذات کا بھرپور انکار کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں قرآن مجید یسوع المسیح کے تعجب خیز معجزات کی جانب بھی اشارہ کرتا ہے۔ لیکن اس کی صلیبی موت کا قطعی منکر ہے۔ بہ عام طور پر تصور کیا جاتا ہے کہ یسوع المسیح کے ایک دشمن کو غلطی سے یسوع المسیح کی جگہ مصلوب کیا گیا تھا۔ دَورِ جدید میں بھی مسلمان دوست یقین رکھتے ہیں کہ یسوع المسیح اب بھی آسمان پر زندہ ہیں وہ اسلام کو منظم کرنے دوبارہ زمین پر آئے گا۔ اور ان تمام لوگوں کو سزا دے گا جنہوں نے اسلام کو رَدّ کیا ہے۔

چنانچہ آں حضرت صلعم اس امر پر متفق تھے کہ مسیحی لوگوں کے خدا اور عیسیٰ المسیح کے متعلق تمام عقائد باطل ہیں نیز تمام مسیحی مُقدس کتابیں تبدیل ہو چکی ہیں لہٰذا وہ غیر معتبر اور ناقابل اعتبار ہیں۔ اس کے برعکس خدا کے متعلق اور اُس کے انبیاء کے بارے میں مستند اور حقیقی علم صرف اور صرف قرآن مجید ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ وہ یعنی مسلمان دوبارہ "پیچھے" کسی نبی کی طرف جانا نہیں چاہتے جو ماضی کی نذر ہو چکا ہے اور جس کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے۔ ایسی صورت میں وہ مسیحیوں کو "آگے" آنے کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ خدا کے عظیم ترین نبی آں حضرت صلعم کو قبول کریں۔

اس تنقید و تبصرہ کی روشنی میں یہ امر قابل فہم ہے (جس سے ہرگز چشم پوشی نہیں کی جا سکتی) کہ گذشتہ ۱۳۰۰ برسوں کی مدّت سے مسیحی کلیسیا مسلمان بھائیوں کو مسیح یسوع کے پاس لانے میں ناکام رہی ہے۔ صلیبی جنگوں کے دوران مسیحی منصب دار مسلمانوں سے بزورِ شمشیر لڑتے رہے لیکن اُن میں سے کتنے ایسے تھے جو محبت کے جذبے کو سینے میں لئے مست صلیب کے سپاہی بن کر صرف روح کی تلوار سے مُسلح مسلمانوں

سے صف آرا ہوئے یہاں تک کہ جدید مشنری تحریک کے دوران بھی مسیحی اراکین کی اکثریت نے بہت سے نام نہاد بے دین لوگوں کو مسیح تک لانے میں اپنی تمام کوششیں متصرف کی ہیں۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ مقابلتاً بہت ہی کم تعداد نے حقیقی معانی میں انجیل کے مسیح کو مسلمانوں تک پہچانے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ ذرا دیکھئے کہ بھارت، افریقہ اور مشرقی ایشیا کے کروڑہا انسانوں نے بُت پرستی کو چھوڑ کر مسیح یسوع اور واحد سچے "خدا باپ" کی عبادت شروع کر دی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اکثر اسلامی ممالک میں ایسے متلاشیوں کی تعداد بہت کم ہے۔

ایسے حالات میں ہو سکتا ہے کہ فرزندانِ خدا نے دور افتادہ ممالک میں بسنے والے اپنے مسلمان بھائیوں کو شاید فراموش کر دیا ہو لیکن "خدا باپ" نے نہیں کیونکہ اُس نے دو ہزار برس پیشتر اس دنیا میں ایک نبی کو بھیجا کہ وہ اس کا ایلچی بن کر کلیسیاؤں کو دنیائے اسلام کے درمیان بشارت پر آمادہ کرے۔ یہ بات ایک المیہ ہے کہ مسیحی کلیسیاء نے اسلام کو ایک ایسا پہاڑ سمجھ رکھا ہے جسے بقول ان کے نظر انداز کر دینا ہی مناسب دانشمندی ہے۔ لیکن خدا نے سیموئیل زویمر کی معرفت حکم دیا ہے کہ اس ناقابلِ تسخیر پہاڑ کو قوتِ ایمان سے سر کا دے۔ کیا یہ سب کچھ ممکن ہے؟ ڈاکٹر سیموئیل زویمر اور اس کے ہم خدمت دوستوں نے جو رُوح القدس سے بھرے تھے جواب دیا کہ "خدا کے سامنے کوئی چیز ناممکن نہیں کیونکہ وہ ناممکنات کو ممکن بنا سکتا ہے۔" چنانچہ ایک نئے مشن کا آغاز کیا گیا۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ نئے مشنری رضا کاروں نے اسلامی ممالک میں جانے کے لئے خود کو پیش کیا۔ اپنے اسلامی بھائیوں کو انجیلِ مقدس کی خوشخبری سنانے کے لئے مسیحیوں کو تیار کرنے کے لئے تربیتی مراکز کھولے گئے۔ متعدد زبانوں میں مسلمان بھائیوں کے لئے خصوصی لٹریچر مہیا کیا گیا اور اس طرح "مسلمانوں کے لئے ایمان کی رفاقت FELLOWSHIP OF FAITH FOR MUSLIMS. کے نام سے ایک تنظیم عمل میں لائی گئی جس کا مقصد یہ تھا کہ وہ تمام لوگ جو مسلمان بھائیوں کی نجات کے لئے دُعا اور محنت کرنے میں مشغول ہیں۔ اِن کو یکجا کیا جا سکے۔

لیکن اس محنت و مشقت اور دُعا کا کیا نتیجہ نکلا؟ کیا کوئی خاص واقعہ رُونما ہُوا؟ ہاں بلاشبہ متعدد معجزات واقع ہوئے اور انہیں دیکھنے کے لئے ڈاکٹر زویمر نے کافی عمر پائی۔ ڈاکٹر زویمر کی موت کے کچھ عرصہ بعد اس کی ایک تصنیف زیرِ عنوان "صلیب بالائے ہلال" THE CROSS OVER THE CRESCENT سالِ اشاعت (۱۹۴۱ء) عوام کے سامنے آئی۔ اس تصنیف کے بارہویں باب بہ عنوان "یریحُو کی دیواریں" میں مصنف نے اپنے عرب میں قیام کے دوران کچھ ایسی دیواروں کا تذکرہ کیا ہے۔ جو اُس کے اپنے پچاس برسوں کے دوران گرائی گئی تھیں۔ اُس نے تعصّب و غرور کی ایسی دیواروں کا ذکر کیا ہے۔ جو

سرزمینِ عرب میں نئی تہذیب، و تمدن اور علم کی روشنی سے پیشتر گرائی گئیں۔ سیاسی مخالفت اور چپقلش کی ایسی دیواریں جن کی تعداد مسیحی مشنریوں کی بے غرض اور موثر خدمت کے ذریعے کم کی گئیں۔ نیز انسانی روح کے قید خانے کی دیواریں (جو کمزور ہو کر گرنے ہی والی تھیں) قیدیوں کی آزادی کو ممکن بنا رہی تھیں تاکہ گناہ کی قید سے آزادی پائیں اور مسیح یسوعؔ کے آزاد مرد اور عورت بن سکیں۔ ڈاکٹر زویمرؔ اس ضمن میں ڈاکٹر پال ہیریسنؔ کے ایک خط کا اقتباس پیش کرتا ہے۔ ڈاکٹر پال ہیریسنؔ ایک نیک دل مشنری ڈاکٹر تھا۔ جس نے متعدد سالوں تک عرب میں اپنے مُنجّی و مالک مسیح خداوند کی کمال دلیری اور مسرّت سے خدمت کی۔ وہ مسقطؔ میں واقع ایک چھوٹے گرجا گھر کی عبادت کے منظر کو بیان کرتا ہے جس کے دَوران متلاشیوں کو بپتسمہ دیا جاتا تھا اور جس میں فرشتوں نے "ہیلیلویاہ کا گیت" گایا تھا۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت بھی ہے کہ وہ جگہیں جو عرصہ سے انجیلِ مُقدّسؔ کی بشارت کے لئے بند تھیں اب کھل رہی ہیں۔ بے شک آج بہت سی جگہوں میں موجودہ پُشت کے مسیحیوں کے ایمان کی آزمائش کے لئے نئی دیواریں کھڑی ہو گئی ہیں لیکن ان تمام رکاوٹوں اور دشواریوں کے باوجود ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ مسیح مصلوب کی فتح کا دن قریب تر ہے۔

۱۹۲۹ء میں ڈاکٹر سیموئیل زویمرؔ امریکہ کی پرنسٹن تھیولاجیکل سیمنری (نیو جرسی) میں کرسچن مشن کا پروفیسر مقرر ہوا اور ۱۹۳۷ء میں اپنی ریٹائرمنٹ تک اُس عہدے پر قائم رہا۔ اُس دَوران اس نے اپنے بہتر شاگردوں اور دوستوں کو گہرا متاثر کیا۔ اُس نے امریکہ کے طول و عرض میں جلسوں اور گرجا گھروں میں لاتعداد خطبات دیئے اور اس طرح خدا کے لوگوں کو جوشِ بشارت دلاتا رہا کہ وہ آگے آئیں اور تمام قوموں کو شاگرد بنائیں۔ ڈاکٹر زویمرؔ نے اپنی ملازمت سے علیحدگی پر ایک کتاب "زندگی کا آغاز ستر برسوں سے" (LIFE BEGINS AT 70) کے عنوان سے تصنیف کی۔ خدمت کو مسلسل جاری رکھنے کے ضمن میں کئی دوسرے امور کی طرح ڈاکٹر زویمرؔ جس بات کی منادی کرتا اس پر بذاتِ خود عمل بھی کرتا۔ چنانچہ وہ مضامین اور کتب لکھتا رہا اور اپنی موت تک انجیلی خدمت کے متعلق موثر تقریریں کرتا رہا آخر ڈاکٹر زویمرؔ ۲/ اپریل ۱۹۵۲ء کو اپنی ۸۵ ویں سالگرہ کے کچھ ہی عرصہ پیشتر اس جہانِ فانی سے رحلت کر کے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملا۔

ڈاکٹر سیموئیل زویمرؔ خداوند یسوعؔ مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور مالک جانتا تھا وہ اُن مسلم بھائیوں کو بھی عزیز سمجھتا تھا جو مسیح سے ناواقف تھے اور جن کو درحقیقت مسیح کو جاننے کا موقع نہ ملا تھا چنانچہ وہ بہادر دل اس زبردست تمنّا اور جوش سے لبریز ہو گیا کہ وہ انجیلِ مُقدّسؔ کو اُن مسلمان بھائیوں کے پاس لے جائے تاکہ وہ بھی اُسے جانیں۔ بیس۲۰ برس گزرے ڈاکٹر زویمرؔ کی سنّت کرتی ہوئی آواز نے متعدد ممالک

میں مقیم مسیحی دلوں کو ایک عجیب جذبۂ جوشِ بشارت سے بھر دیا تاکہ وہ دنیائے اسلام کے لئے مُبشّر بنیں اور دُعا میں مشغول ہو جائیں اور ڈاکٹر زویمرؔ کی وہ صدائے بانگِ دُہل آج بھی سنائی دے کیونکہ آج مسلمانوں کی آبادی اُس وقت سے دوگنی ہے۔ جب ڈاکٹر زویمرؔ نے اپنی زندگی ان کی نجات کے لئے مخصوص کی تھی۔ لیکن دوسری جانب ایسے مسیحی جو اُن مسلمان بھائیوں کو نجات کا پیغامِ مسرت دینے کے لئے درکار ہیں ان کی تعداد انتہائی ناکافی ہے۔ دروازے کُھل رہے ہیں...... لیکن کون داخل ہوگا؟ کھیتوں میں فصل پک کر تیار ہو چکی ہے...... لیکن مزدور کم ہیں۔ اس وقت جب کہ ہم ڈاکٹر سیموئیل زویمرؔ کی زندگی اور خدمت پر غور کرتے ہیں تو خدا کا شکر کرتے ہیں کہ جو کچھ اُس کے لبوں سے نکلا اور جو کچھ اُس نے تصنیف کیا وہ انجام کو پہنچا، آیئے اُس مشعل کو بلند رکھیں جو اُس نے جلائی تھی اور ایک نئے ایمان، نئی اُمید اور محبت کے ساتھ خدا کے مقرّر کردہ کام کو آگے بڑھائیں جو ہمیں سونپا گیا ہے۔ یعنی دنیا کے تمام لوگوں کو انجیلِ مُقدّس کی خوشخبری سنائیں جن کے لئے خدا کا بیٹا یسوؔع مسیح مصلوب ہُوا اور پھر جی اُٹھا۔

یسوؔع مسیح نے کہا۔ "میری اَور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں مجھے اُن کو بھی لانا ضرور ہے"۔ (یوحنا ۱۰ باب ۱۶ آیت) اچھا چرواہا اب بھی کائناتِ عالم کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں ہمہ تن مصروف ہے۔

——— از ولیم مکالوی ملرؔ

بار اوّل ۱۹۷۷ء   مطبوعہ۔ بہ ... [illegible]

ناشر۔ ماسٹر برکت اے خان   وارڈ نمبر ۶   سیالکوٹ نمبر ۲

(رکن بشارتی کمیٹی سیالکوٹ ڈایوسیس کونسل)

بشارتی لٹریچر برائے متلاشیانِ حق

تصانیف: ماسٹر برکت اے خان

۱۔ خدا محبت ہے	ماسٹر برکت اے خان وارڈ ۶ سیالکوٹ ۲
۲۔ خدا رُوح ہے	〃
۳۔ مسلمانوں کے دوست	〃
۴۔ بشارت کے طریقے	پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور۔ پاکستان
۵۔ خوشخبری	〃
۶۔ مسیح ابن اللہ	〃
۷۔ نیک اعمال اور نجات	ماسٹر برکت اے خان وارڈ ۶ سیالکوٹ ۲
۸۔ دورِ حاضرہ میں بشارت	پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انارکلی۔ لاہور پاکستان
۹۔ دُنیا کا کفارہ	ماسٹر برکت اے خان وارڈ ۶ سیالکوٹ ۲
۱۰۔ دُنیا کا منجی	〃
۱۱۔ اصلی انجیل (تبصرہ)	〃
۱۲۔ یُحَرِّفُونَ الْکَلِمَ	〃
۱۳۔ محبت اور قُربانی	〃
۱۴۔ وہ نبی	〃
۱۵۔ نجات دہندہ	مسیحی اشاعت خانہ۔ لاہور
۱۶۔ فلسفہ وحدت الوجود	ماسٹر برکت اے خان وارڈ ۶ سیالکوٹ ۲
۱۷۔ فلسفہ حیات	〃
۱۸۔ آئینہ خطوط	〃

اس لٹریچر کی لاکھوں جلدیں پاکستان کے علاوہ بعض دوسرے ممالک میں بھی تقسیم ہو چکی ہیں اور یوں بے شمار متلاشیانِ حق اِن تصانیف کی روحانی خُوبی سے مستفید ہو چکے ہیں۔

عارف خان، نیوجرسی۔ امریکہ

Scanned with CamScanner